

## تدوین فقہ کا دورِ تقلید و تکمیل

سید محمد عظیم الاحسان مجددی

اس دور کے فقہاء مجتہد تھے، مگر انہوں نے اپنے لئے اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا، اس کی جگہ اپنے متبوع امام کے مسائل کا انحصار شروع کر دیا۔ اس لئے مناظرے اور مقابلے شروع ہو گئے جس کا لازمی نتیجہ ظہور عصیت تھا۔

دورِ تدوین میں بھی مناظرات کا وجود تھا، امام شافعی نے اکثر ان مناظرات کا ذکر کیا ہے، جو ان سے اور فقیہ عراق محمد بن حسن سے ہوئے مگر وہ دور نہایت بے تعصبی کا زمانہ تھا۔ مختلف خیال کے لوگ آپس میں مخلصانہ ملتے تھے اور تبادلہ خیال کرتے تھے، ان میں آپس میں عصیت اور نفرت نہیں تھی۔ ہر فقیہ دوسرے فقیہ کو آزادی رائے کا حق دار سمجھتا تھا۔

کسی کی غلطی یا نکتہ چینی کی جاتی تو وہ اس پر غور کرتا، اور جواب دیتا یا اصلاح کر لیتا، مناظرے کم تھے اور محض اتحاق حق کے لئے ہوا کرتے تھے، جب حق ظاہر ہو جاتا تو فوراً رائے بدل دیتے کیونکہ اس دور میں فقہاء کسی خاص نظریہ کے پابند نہ تھے، لیکن اس دورِ تقلید و تکمیل میں حالات بدل گئے، لوگ خاص خاص نظریات کے پابند ہو گئے، مخالف کو خصم کہا جانے لگا اور عام حالات یہ تھے کہ خصم کو واقعی مخالف اور غیر حق سمجھ کر خواہ مخواہ اس کو زیر کرنے کی کوشش کی جانے لگی، اپنی پوری علمی قوت کو مدافعت اور انتصار مذہب میں صرف کیا جانے لگا، خواص سے بڑھ کر یہ چیز عوام میں آ گئی۔

اس دور میں مناظرہ بلکہ (مکابره اور جدل) کے جلسوں کی بڑی کثرت ہوئی، کوئی ایسا بڑا شہر نہیں تھا جو اس قسم کی مجلسوں سے خالی ہو، بالخصوص عراق و خراسان میں جہاں حنفی اور شافعی دو فقیہ جمع ہوتے، مناظرے کی مجلسوں کا انعقاد ضروری ہو جاتا۔ یہ مناظرے عموماً وزراء اور امراء کے سامنے منعقد ہوتے تھے اور ان میں فریقین کے اکثر اہل علم شریک ہوتے تھے، اسی زمانے میں مناظرہ کے قواعد و ضوابط عہد ہوئے اور اس پر کتابیں لکھی گئیں، اگرچہ اس دور میں اجتہاد اور آزادی رائے تقریباً ختم کر دی گئی عوام و خواص سب کے سب دورِ تدوین کے ائمہ کے مقلد ہو گئے مگر اس دور کے فقہاء میں بعض بعض خصوصیتیں بھی تھیں جو ان کو بعد کے دور سے بلند رکھتی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ اس دور کے کچھ علماء تو ایسے بھی ہوئے جو ان احکام کے عقل و اسباب سے بحث اور ان کے مناظر

فقہیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ☆ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

کی تخریج کیا کرتے تھے جن کو ان کے ائمہ نے مستنبط کیا، مگر مناظ و علت کی تنصیح نہیں کی، ان علماء کو ائمہ تخریج کہا جاتا ہے، تخریج مناظ کے معنی یہ ہیں کہ حکم کی علت سے بحث اور اس کی تخریج کی جائے۔

تخریج مناظ کے سے زیادہ تر علماء حنفیہ کا تعلق رہا، کیونکہ بہت سے احکام جن کو انہوں نے اپنے ائمہ سے روایت کیا تھا، غیر معلل تھے۔ اس لئے انہوں نے ان اصول کے بیان کے متعلق اجتہاد کیا جن کو ان کے ائمہ نے اپنے مستنبط کردہ مسائل میں اختیار کیا تھا۔ اگرچہ بیان علت و مناظ میں کبھی اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ علت و مناظ حکم کی تخریج کے بعد اسی کی روشنی میں وہ ان مسائل کی تفریع بھی کرتے تھے، جن کے متعلق ان کے امام کی تصریح نہیں تھی، بشرطیکہ اس حکم کی علت ان کو معلوم ہو جائے جن کے متعلق ان کے امام کی تصریح موجود ہے، یہ لوگ مجتہد فی المسائل کہلاتے ہیں۔

فقہائے حنفیہ نے اسی اصول یعنی تخریج مناظ کے ذریعہ اپنے اصول فقہ میں بہت سے وہ قواعد و ضوابط بیان کئے جن کی تصریح صاحب مذہب سے نہیں ہے، محض امام کے مسائل مستنبط کی تصریحات سے انہوں نے اس مناظ حکم اور علت و ضابطہ کی تخریج کی۔

فقہائے شافعیہ نے تخریج مناظ کے ذریعہ تنقیح اصول کا کام نہیں کیا اس لئے کہ امام شافعیؒ نے خود اپنے اصول فقہ کی تدوین کی، یہی حامل مالکیہ اور حنابلہ کا تھا، کیونکہ وہ جدل و مناظرہ کے میدانوں سے ہمیشہ الگ رہے۔

۲۔ اس دور کے کچھ علماء صاحب مذہب اور ان کے تلامذہ کی مختلف رایوں میں ترجیح دینے والے بھی تھے، یہ لوگ اصحاب ترجیح کہلاتے ہیں۔

۳۔ مجتہد فی المسائل، اصحاب تخریج اور اصحاب ترجیح فقہاء کے علاوہ دوسرے ہر فریق کے اہل علم نے اجمالاً اور تفصیلاً اس دور میں اپنے اپنے مذہب کی تائید کی، اجمالاً تائید کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کے امام کی وسعت علم، ورع، صدق، ملکہ اجتہاد، حسن استنباط اور اتباع کتاب و سنت کی خوب اشاعت کی اور تفصیلی تائید اس طرح کی کہ اپنے امام کے مذہب اور مسائل کی تائید میں رسالے لکھے، مناظرے کئے اور اس کی ترجیح کی پوری سعی کی۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۲ھ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

## اس دور کے فقہاء:

اس دور کے فقہاء اپنے اپنے ائمہ کے مذاہب کے مکمل خیال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ائمہ اور ان کے تلامذہ یعنی مجتہد فی الدین اور مجتہد فی المذاہب کی مختلف روایتوں میں ترجیح دی، ان کے وجوہ و علل ظاہر کئے، سناط احکام کی تخریج کی اور پھر ان پر ان مسائل کی جن کے بارے میں ان کے ائمہ کی تصریحات موجود نہ تھی، تفریع کی اور فتوے دیئے اپنے اپنے ائمہ کے مذاہب کا اختصار کیا اور ان کی اشاعت کی۔

اب ہم ان مشاہیر کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے کتابیں لکھیں اور انہوں نے جو کچھ لکھا وہ دور آخر کے فقہاء کے لئے بنیاد ہو گیا۔

پہلے ہم چند منتخب فقہاء حنفیہ کا ذکر کرتے ہیں، ان کے بعد دوسرے ائمہ کے چند منتخب فقہاء کا ذکر کریں گے۔

## فقہاء حنفیہ:

- ۱۔ ابوالحسن عبید اللہ بن الحسن الکرخی۔ عراق میں رئیس فقہاء حنفیہ مجتہد فی المسائل تھے۔ ولادت ۲۶۰ھ وفات ۳۴۰ھ مؤلف مختصر شرح جامع کبیر، جامع صغیر، اصول کرخنی وغیرہ۔
- ۲۔ محمد بن احمد بن عبد اللہ الروزی الحاکم الشہید، امام جلیل فقیہ و محدث ساٹھ ہزار حدیثوں کے حافظ، صاحب مستدرک، حاکم کے استاد، مؤلف الکافی۔ اس کتاب میں انہوں نے ظاہر الروایۃ کی کتابوں کے مسائل یکجا کئے۔ (۳۴۴ھ)
- ۳۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اللخمی البندوانی۔ بلخ کے امام، ان کا لقب ابو حنیفہ صغیر تھا۔ (۳۶۳ھ)
- ۴۔ ابوبکر احمد بن علی الرازی البصاص۔ شاگرد کرخنی، مؤلف شرح مختصر طحاوی۔ شرح جامع محمد، رسالہ اصول فقہ، کتاب ادب القضاة وغیرہ۔ وفات ۳۷۰ھ۔
- ۵۔ ابوبکر احمد بن علی الرازی۔ اصحاب تخریج میں تھے، مؤلف احکام القرآن، شرح جامعین ادب القضاہ وغیرہ۔ (۳۷۰ھ)

۶۔ امام الہدی ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی تلمیذ البندوانی۔ مؤلف نوازل، العیون والفتاویٰ، خزائن

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانون شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۲۰﴾ شوال / ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء  
الفقہ، لبنان شرح جامع صغیر۔ (وفات ۳۷۳ھ)

- ۷۔ ابو عبد اللہ یوسف بن محمد الجرجانی۔ شاگرد کرنی، مؤلف شرح زیادات، شرح جامع کبیر، شرح مختصر کرنی، الجرجانی کی اہم تالیف خزانۃ الاکمل ہے، جس میں انہوں نے کافی حاکم، جامع کبیر، جامع صغیر، زیادات، مجرد مختصر کرنی، شرح طحاوی اور عیون المسائل کو بہ ترتیب حسن جمع کیا۔ (۳۹۸ھ)
- ۸۔ ابوالحسن احمد بن محمد القدری البغدادی۔ مشہور متن القدری کے مؤلف، کتاب متون میں معتد و متداول ہے، بنا بر شہرت متاخرین صرف الکتاب سے اس کو تعبیر کرتے ہیں۔ ان کی تالیف کتاب التجرید، ان مسائل پر مشتمل ہے جو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے مابین مختلف فیہ ہیں، بڑے اچھے مناظر تھے، شیخ ابو حامد یاسفر آئی شافعی سے ان کا اکثر مقابلہ رہتا تھا۔ (۴۲۸ھ)
- ۹۔ ابوزید عبید اللہ بن عمر الدیوسی السمرقندی۔ موجد علم الخلاف مناظر اور استخراج دلائل میں ضرب المثل تھے، سمرقند اور بخارا میں اکابر شافعیہ سے اکثر ان کے مناظرے ہوتے تھے، مؤلف نظم الفتاویٰ تقویم الاولیٰ، کتاب الاسرار، تاسیس النظر وغیرہ۔ (۴۳۰ھ)
- ۱۰۔ ابو عبد اللہ الحسین بن علی الضمیری (۴۳۶ھ) کبار فقہاء حنفیہ میں تھے حسن العبادۃ اور جید النظر تھے۔
- ۱۱۔ ابوبکر محمد بن الحسین البخاری خواہر زادہ، فقیہ ماوراء النہر (۴۳۳ھ) مؤلف مختصر، تجنیس اور مبسوط وغیرہ۔
- ۱۲۔ شمس الائمہ عبدالعزیز، بن احمد الحلو انی البخاری امام اہل بخارا۔ (۴۲۸ھ) مؤلف ابسوط۔
- ۱۳۔ شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی شاگرد حلوانی۔ مجتہد فی المسائل اور اپنے زمانے کے امام، حجت، متکلم، مناظر اور اصولی تھے، خاقان اور جند سے کسی امر دینی میں اختلاف ہو گیا، خاقان نے ان کو ایک کنویں میں قید کر دیا، پندرہ برس تک محبوس رہے، اس کنویں میں بغیر کسی کتاب کے مطالعہ کے مبسوط جیسی ضخیم کتاب جو کافی حاکم کی شرح ہے، املا کر انی تلامذہ کنویں کے چاروں طرف بیٹھ کر لکھتے تھے۔ یہ کتاب تیس جلدوں میں مصر میں چھپ چکی ہے، معتمد علیہ کتاب ہے، اصول فقہ میں بھی ان کی کتاب ہے، اس کے علاوہ شرح میر کبیر اور شرح مختصر طحاوی بھی تالیف کی، وفات آخردی خامس میں۔

۱۴۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی الدامغانی شاگرد جمیری و قدوری۔ عراق میں حنفیہ کے رئیس تھے۔ بغداد

☆ قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ : امن الناس علی فی الفقہ محمد بن حسن ☆

- علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۴۱﴾ شوال، رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء
- میں قاضی بھی رہے، ولادت ۴۰۰ھ، وفات ۴۷۸ھ۔ شیخ ابوالفتح شیرازی، شافعی سے ان کے مناظرے ہوتے تھے۔
- ۱۵۔ علی بن محمد البرودی۔ اصول کی مشہور و متداول کتاب کے مؤلف، اس کے علاوہ مبسوط، غناء الفتاویٰ، شرح جامع کبیر و جامع صغیر بھی تالیف کی، وفات ۴۸۲ھ۔
- ۱۶۔ شمس الائمہ بکر بن محمد الزرنجی امام و علامہ۔ مسائل مذہب کے حفظ میں ضرب المثل تھے۔ شاگرد حلوانی۔ ولادت ۴۲۷ھ، وفات ۴۷۸ھ۔
- ۱۷۔ ابوالفتح ابراہیم بن اسمعیل الصفار۔ استاد قاضی خان۔ فقیہ و عابد (۵۳۳ھ)۔
- ۱۸۔ اسمعیلی عفی بن محمد بن اسمعیل۔ شیخ الاسلام، استاذ صاحب ہدایہ مؤلف مختصر طحاوی و شرح مبسوط۔ (۵۳۵ھ)
- ۱۹۔ صدر شہید ابو محمد حسام الدین عمر بن عبد العزیز۔ فقیہ و محدث (وفات ۵۳۶ھ)
- ۲۰۔ مفتی الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی، اصولی فقیہ محدث لغوی۔ (۵۳۷ھ)
- ۲۱۔ ظہیر الدین عبدالرشید بن ابی حنیفہ بن عبدالرزاق الذوالحلی۔ مؤلف فتاویٰ دلوالحیہ۔ (۵۴۰ھ)
- ۲۲۔ طاہر بن احمد بن عبدالرشید البخاری۔ مجتہد فی المسائل تھے۔ مؤلف خلاصۃ الفتاویٰ و خزائن الروایات وغیرہ۔ (۵۴۰ھ)
- ۲۳۔ شمس الائمہ کروری عبدالغفور بن لقمان شارح جامعین و زیادات۔ (۵۴۲ھ)
- ۲۴۔ شمس الائمہ عماد الدین بن شمس الائمہ بکر بن محمد بن علی الزرنجی اپنے وقت کے لقمان ثانی تھے۔ (۵۸۴ھ)
- ۲۵۔ ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی ملک العلماء۔ مؤلف البدائع و الصنائع۔ یہ کتاب تحفۃ الفقہاء شیخ علاہ الدین سمرقندی کی شرح ہے۔ نہایت عمدہ اور معتبر ہے۔ (۵۸۷ھ)
- ۲۶۔ فخر الدین حسن بن منصور ابوالفاجر الاوزجندی الفرغانی المعروف قاضی خان بڑے پایہ کے امام مجتہد فی المسائل تھے، مؤلف فتاویٰ واقعات، امالی و محاضر وغیرہ زیادات، جامع صغیر ادب القضاة خصاف کی شرحیں لکھیں۔ (۵۹۴ھ)
- ۲۷۔ ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی المرغیناتی مشہور و متداول کتاب الہدایہ کے مؤلف۔ تیرہ برس میں معتکف رہ کر کتاب تالیف کی، امام و فقیہ اصحاب تخریج و مجتہدین فی

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

المسائل میں سے تھے۔ مؤلف کتاب المنشی۔ نشر المذاهب، التجنیس والمزید، مختارات النوازل، کتاب الفرائض، کفایۃ المنتہی وغیرہ (۵۹۳ھ)

۲۸۔ محمود بن صدر السعید تاج الدین احمد بن صدر کبیر، مجتہد فی المسائل تھے، مصنف محیط، ذخیرہ، تہمتہ الفتاویٰ، تجرید وغیرہ۔

۲۹۔ ناصر الدین ابوالفتح خوارزمی فقیہ، ادیب، مؤلف المغرب، لغت فقہ۔ (۶۱۰ھ)

۳۰۔ ظہیر الدین محمد بن احمد البخاری، مؤلف فتاویٰ ظہیریہ۔ (۶۱۶ھ)

۳۱۔ مجد الدین محمد بن محمود الاسترڈشتی، صاحب فصول اشترڈشتی۔ وفات ۶۳۲ھ۔

۳۲۔ شمس الائمہ، محمد بن عبدالستار الکروری۔ محدث و فقیہ (۶۳۲ھ)

۳۳۔ رضی الدین حسن بن محمد الصنعالی، لاہوری، جامع العلوم فقیہہ و محدث و لغوی، مؤلف مشارق

الانوار، شرح بخاری، مجمع البحرین، زبدہ المناسک وغیرہ۔ (۶۵۰ھ)

### فقہاء مالکیہ:

۱۔ محمد بن یحییٰ بن لبابۃ الاندلسی۔ معاصرین میں مذہب مالکیہ کے سب سے بڑے حافظ، عقود، شروط اور علل کے ماہر مؤلف نتیجہ کتاب الوثائق وغیرہ (۳۲۶ھ)

۲۔ بکر بن العلاء القشیری۔ صاحب تالیفات کثیرہ مثلاً کتاب الاحکام، کتاب الرد علی المرزنی، کتاب الاصول اور کتاب القیاس وغیرہ۔ (۳۳۴ھ)

۳۔ ابوالفتح محمد بن القاسم بن شعبان العنسی، مصر میں فقہاء مالکیہ کے رئیس، مذہب کے حافظ غرائب مالک کے ماہر مؤلف کتاب الزاہی الشعبانی (۳۵۵ھ)

۴۔ محمد بن حارث بن اسد الخشنی۔ اندلس میں رئیس فقہ مالکی، امام مالک کے مذہب میں اختلاف و اتفاق پر کتاب لکھی، کتاب الفقیاء بھی ان کی تالیف ہے۔ (۳۲۱ھ)

۵۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعطی الاندلسی حافظ فقہ مالکی۔ امیر اندلس کی فرمائش پر ابو عمرو الاشلمی کے ساتھ فقہ مالکی کی مشہور کتاب الاستیعاب سوجلدوں میں مکمل کی۔ (۳۶۷ھ)

۶۔ یوسف بن عمر بن عبدالبر بن اندلس فقیہ و محدث مؤلف کتاب الاستدکار، المذاهب علماء الامصار

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی تصحیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

- علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۲۳﴾ شوال / ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء
- فیما تظمہ۔ الموطان الاثار و کتاب الکافی فی الفقہ۔ (۳۸۰ھ)
- ۷۔ ابو محمد عبد اللہ بن ابی زید عبد الرحمن المقرئ القروانی۔ اپنے وقت میں فقہ مالکی کے رئیس۔ جامع و شارح اقوال مالک۔ ان کا لقب مالک الصغیر تھا، مؤلف نوادر، الریادات علی المدونۃ، تہذیب العتیبۃ، کتاب الرسالہ وغیرہ۔ (۳۸۶ھ)
- ۸۔ ابو سعید خلف بن ابی القاسم الازدی المعروف بالبرادعی، مؤلف کتاب التہذیب فی اختصار المدونۃ۔ کتاب التہمید لمسائل المدونۃ زیادات، کتاب اختصار الواضیہ۔
- ۹۔ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الابہری۔ بغداد میں فقہ مالکی کے رئیس مؤلف شرح مختصر کبیر و صغیر لابن عبد الحکم، الرد علی المرئی، کتاب الاصول کتاب اجماع اہل المدینۃ۔ ساٹھ برس تک جامع منصور بغداد میں درس و افتا کی خدمت انجام دی، ان کی وفات سے عراق میں امام مالک کا مذہب کمزور ہو گیا۔ (۵۶۵ھ)
- ۱۰۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المعروف بابن ابی زین البیری۔ مؤلف المغرب فی اختصار المدونۃ۔ کتاب المنتخب فی الاحکام، کتاب المہذب وغیرہ۔ (۳۹۹ھ)
- ۱۱۔ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف المعافری المعروف بابن القاسمی محدث فقیہ و اصول مؤلف کتاب المہذب فی الفقہ، احکام الدیانۃ، کتاب شخص الموطا۔ (۴۰۳ھ)
- ۱۲۔ قاضی عبدالوہاب بن نصر البغدادی المالکی۔ مناظر اور خوش تقریر تھے۔ پہلے بغداد میں تھے، پھر مصر آ گئے، مؤلف کتاب النصر لمذہب امام دارالہجرۃ۔ کتاب المعونۃ، کتاب الادلۃ، شرح مدونۃ وغیرہ۔ (۴۲۲ھ)
- ۱۳۔ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد الحضری المعروف باللیدی۔ مشاہیر علماء افریقہ میں تھے۔
- ۱۴۔ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن یونس الصیقلی فقیہ اور فرانس کے ماہر تھے۔ مؤلف جامع مدونۃ۔ کتاب الفرائض، ہمیشہ جہاد میں رہتے تھے۔ (۴۵۱ھ)
- ۱۵۔ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی۔ اندلس میں حدیث و فقہ پڑھی۔ پھر مشرق آئے، ابن حزم کے معاصر تھے، ان سے خوب مناظرے کئے۔ مؤلف کتاب الاستبقاء فی شرح الموطا کتاب المثنیٰ کتاب النراج، کتاب مسائل الخلاف، کتاب المہذب فی اختصار المدونۃ شرح

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۳ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۴﴾ شوال رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء

- المدونۃ، کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول وغیرہ۔ (۳۹۳ھ)
- ۱۶۔ ابوالحسن علی بن محمد الربیع المعروف للضی القیر وانی۔ مؤلف تعلیق المدونۃ وغیرہ۔ (۳۹۸ھ)
- ۱۷۔ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی، اندلس و مغرب میں فقہ مالکی کے رئیس، نہایت دقیق النظر اور جید التالیف تھے، مؤلف کتاب البیان والتحلیل لما فی المستخرج من التوجیہ والتعلیل، کتاب المقدمات والاوائل کتب المدونۃ وغیرہ۔ مشکل الآثار طحاوی کی تہذیب کی تلخیص کی۔ (۵۲۰ھ)
- ۱۸۔ ابو عبداللہ محمد بن علی بن عمر التیمی المادزی الصقلی۔ افریقہ و مغرب کے امام۔ مؤلف شرح مسلم، شرح کتاب التلقین، شرح برہان محصول من برہان الاصول (۵۳۱ھ)
- ۱۹۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المعافری الاشعری مؤلف کتاب احکام القرآن کتاب المسالک فی شرح الموطا کتاب المحصول فی الاصول۔ (۵۵۳ھ)
- ۲۰۔ قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض الحسینی ہستی حدیث و تفسیر کے امام۔ فقہ و اصول مؤلف تقریب المسالک لمعرفة اعلام مذہب مالک، اکمال شرح مسلم، کتاب الشفاء مشارفی الاوار فی الغرب وغیرہ۔ (۵۴۱ھ)
- ۲۱۔ اسلعل بن کلی العونی۔ مؤلف شرح التہذیب المعروف بالعوفیہ الدیباج فی الفقہ۔ (۵۸۱ھ)
- ۲۲۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد الشیربالی بحفید ان۔ ان پر روایت سے زیادہ روایت کا غلبہ تھا۔ اندلس کے بڑے فاضل فقیہ و فلسفی۔ مؤلف خلاصہ اصول مستصغیٰ۔ ان کی اہم تالیف ہدایۃ الجہد و نہایت المقصد ہے۔ جس میں انہوں نے مذاہب اربعہ کے اختلاف کے اسباب و علل بیان کئے۔ (۵۹۵ھ)
- ۲۳۔ ابو محمد عبداللہ بن نجم بن شاس الجذامی السوری، مؤلف الجواہر الثمینیۃ فی مذہب عالم المدینۃ (۶۱۰ھ)
- ۲۴۔ جمال الدین ابو عمر عثمان بن عمر بن ابی بکر کردی المعروف بابن حاجب مؤلف المختصر وغیرہ۔ (۶۳۶ھ)

### فقہاء شافعیہ:

اس دور میں جو اکابر شافعیہ امام شافعی کے مذہب کے ناشر اور موید ہوئے وہ اکثر عراق۔ خراسان اور ماوراء النہر کے رہنے والے تھے، چند مشاہیر یہ ہیں:

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۵۰ ہجری ہے ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۵﴾ شوال رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء

۱۔ ابوالحسن بن ابراہیم بن احمد المروزی۔ اپنے زمانے میں عراق کے شافعیہ میں فتویٰ اور درس کے امام۔ مؤلف شرح مزنی (۳۴۰ھ) مصر میں وفات پائی۔

۲۔ ابوالحسن محمد بن سعید بن ابی القاضی الخوارزمی، مؤلف کتاب الحاوی وغیرہ۔ (۳۴۰ھ)

۳۔ ابوبکر احمد بن اسحاق الصنعی النیشاپوری۔ مؤلف کتاب الاحکام۔ (۳۴۲ھ)

۴۔ ابوعلی الحسین بن الحسین المعروف بابن ابی ہریرہ مؤلف شرح مختصر (۳۴۵ھ)

۵۔ قاضی ابوالسائب عتیق بن عبید اللہ بن موسیٰ بغداد کے پہلے شافعی قاضی القضاہ۔ (۳۵۰ھ)

۶۔ قاضی ابوالحاج احمد بن بشر الموزی مؤلف الجامع وشرح مختصر مزنی۔ (۳۶۲ھ)

۷۔ محمد بن اسماعیل المعروف بالقفال الکبیر النشاشی۔ ماوراء النہر میں فقہ شافعی کے امام۔

ان کے ذریعہ فقہ شافعی وہاں خوب پھیلی، مؤلف رسالہ اصول۔ (۳۶۵ھ)

۸۔ ابوسہیل محمد بن سلیمان الصعلوکی شاگرد مروزی نیشاپوری کے فقیہ۔ (۳۶۹ھ)

۹۔ ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ الدارکی۔ (۳۷۵ھ)

۱۰۔ ابوالقاسم عبدالواحد بن الحسین الضمیری مؤلف الافصاح کتاب الکفایۃ کتاب القیاس

والعلل، کتاب ادب المفتی والمستفتی کتاب الشروط وغیرہ۔ (۳۸۶ھ)

۱۱۔ ابوعلی الحسین بن شعیب السنجی، عالم خراسان مؤلف شرح مختصر، تلخیص ابن القاص و فروع ابن

الحداد۔ (۴۰۳ھ)

۱۲۔ ابوالحاج احمد بن محمد الاسفرائینی۔ شیخ و فقیہ عراق رئیس مالکیہ عراق صمیری حنفی کے معاصر تھے۔ (۴۰۸ھ)

۱۳۔ ابوالحسن احمد بن محمد الضحیٰ المعروف بابن الحاملی مؤلف مجموع و متقوع و لباب وغیرہ (۴۱۵ھ)

۱۴۔ عبداللہ بن احمد المعروف بالقفال الصغیر، خراسان میں فقہ شافعی کے امام۔ (۴۱۷ھ)

۱۵۔ ابوالحسن ابراہیم بن محمد الاسفرائینی، مؤلف رسالہ اصول۔ (۴۱۸ھ)

۱۶۔ ابوالطیب طاہر بن عبداللہ الطبری۔ بغداد میں فقہ شافعی کے امام، خلاف و جدل میں کتابیں

لکھیں۔ قدوری اور طالقانی سے مناظرے کئے۔ مؤلف شرح مختصر مزنی۔ (۴۵۰ھ)

۱۷۔ ابوالحسن علی بن محمد الادروی مؤلف الاحکام السلطانیہ حاوی الاقناع وغیرہ۔ (۴۵۰ھ)

۱۸۔ ابوعاصم محمد بن احمد الہروی العبادی، مؤلف زیادات، مبسوط ہادی اور ادب القضاة وغیرہ۔ (۴۵۸ھ)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانون شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۶﴾ شوال رزوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء

- ۱۹۔ ابو القاسم عبدالرحمن بن الفورانی المروزی مؤلف الابانہ، وغیرہ، شیخ اہل مردو (۳۶۱ھ)
- ۲۰۔ ابو عبداللہ القاضی الحسین المروزی استاذ امام الحرمین۔ (۳۶۳ھ)
- ۲۱۔ ابو الخلیق ابراہیم بن علی الفیر وزآبادی الشیرازی۔ مؤلف التنبیہ وکتب فی الفقہ ولبع و تبصرہ فی الاصول وخص و معویۃ فی الجدل فصاحت و مناظرہ میں ضرب المثل تھے۔ فقہ کے تخریج مناظرہ و تفریح مسائل میں وہ ابن شریح کے قائم مقام تھے، ابو عبداللہ الدامغانی الحنفی سے مناظرے رہتے تھے۔ (۳۷۶ھ)
- ۲۲۔ ابوالنصر عبدالسید بن محمد المعروف بابن الصباغ، مؤلف شامل کامل، عدۃ العالم، الطريق السالم، کفایۃ المسائل، فتاویٰ وغیرہ، نظامیہ بغدادی کے مدرس تھے۔ (۳۷۷ھ)
- ۲۳۔ ابوسعید عبدالرحمن بن مامون المتولی۔ مؤلف تتمہ ورسالہ فرائض مدرسہ نظامیہ۔ (۳۸۷ھ)
- ۲۴۔ ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوبینی امام الحرمین۔ اپنے والد سے فقہ پڑھی، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں چار سال رہے۔ وہاں امام الحرمین کا لقب پایا۔ نیشاپور واپس ہوئے تو نظام الملک طوسی نے ان کے لئے نیشاپور میں مدرسہ نظامیہ قائم کیا۔ مشرق میں فقہ شافعی کے امام ہوئے، مؤلف التہایہ، برہان فی الاصول، مغیث الخلق فی تریح المسائل (۳۷۸ھ)
- ۲۵۔ حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی ولادت ۳۵۰ھ بڑے صوفی، معلم اخلاق اور فقیہ تھے، ان کی احیاء العلوم وکیمیائے سعادت مشہور متداول ہے۔ امام الحرمین سے فقہ پڑھی۔ مذہب، خلاف، جدل، کلام اور منطق میں مہارت تامہ حاصل کی۔ حکمت اور فلسفہ کی پوری تحصیل کی، امام الحرمین کے بعد نظامیہ نیشاپور کے مدرس ہوئے۔ فقہ میں بیدیت و بیحد و حیز خلاصہ اور اصول فقہ میں مستصفی، متخول، ہدایۃ الہدایہ اور خلائیات میں ماخذ، شفاء الغلیل فی مسائل التعلیل وغیرہ کتابیں مختلف علوم پر لکھیں۔ ۵۰۵ھ میں وفات پائی۔
- ۲۶۔ ابو الخلیق ابراہیم بن منصور بن مسلم العراقی الفقیہ المصری، شارح مہذب۔ (۵۹۶ھ)
- ۲۷۔ ابوسعید عبداللہ بن محمد بن، مویۃ اللہ المعروف بابن ابی عمرو التیمی، الموصلی، قاضی القضاۃ دمشق، مؤلف صفوۃ المذہب علی نہایت المطلب، کتاب الانتصار، سرشدا الذریعہ فی معرفۃ الشریعۃ التیسیر کتاب الارشاد فی نصرت المذہب۔

فقہیہ واحد اشدد علی الشیطان من الف عابد ☆ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۷﴾ شوال رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء

۲۸۔ ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد القزوی الرافعی مؤلف الشرح الکبیر للوجیز الموسوم بالعزیز شرح الوجیز یہ کتاب فقہ شافعی میں مشہور و متداول ہے۔ رافعی بڑے فقیہہ اور درجہ اجہتا تک پہنچے ہوئے تھے۔ (۶۲۳ھ)

۲۹۔ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری النووی ولادت ۶۳۱ھ۔ آخر المحققین صوفی زاہد، فقہاء شافعیہ میں اصحاب تریح کا درجہ رکھتے تھے، مؤلف الروضہ، المنہاج وغیرہ۔ (۶۷۶ھ)

### فقہاء حنبلیہ:

فقہ حنبلی کے پیرو نسبتاً چونکہ کم تھے، ان کی فقہ نہایت سادہ اور محدثین کے طریقہ پر تھی، اس لئے اس سلسلے میں زیادہ اسما نہیں ملتے، جو ملتے ہیں وہ فقیہ سے زیادہ محدث سمجھے جاتے ہیں۔ بہر حال یہاں ان میں سے دو بزرگوں کا نام ہم لکھتے ہیں۔

۱۔ شیخ الاسلام حافظ ابوالسلیع عبداللہ بن محمد الہروی الانصاری ولادت ۳۹۶ھ۔ وفات ۴۸۱ھ محدث اور صوفی تھے۔ مؤلف الاربعین۔ کتاب الفاروق، کتاب ذم الکلام و اہلہ و کتاب منازل السائرین وغیرہ آپ کو حنبلیت سے بڑا شغف تھا، فرماتے ہیں۔

انا حنبلی ما حییت و ان امت فرصتی للناس ان یتحنبلوا  
۲۔ حافظ شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی البغدادی۔ مشہور محدث، مؤلف موضوعات، صفۃ الصفوة، تلخیص البلیس، اخیار الاخیار۔ منہاج الصادقین۔ (۵۹۷ھ)

مذہب اربعہ کے چار مقدس اکابر اولیاء اللہ

(۱)

سر حلقہ شیوخ، مشائخ، غوث اعظم محبوب سبحانی قطب الاقطاب غوث الثقلین، امام الطائفتین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسینی الجیلانی البغدادی الحنبلی۔ ولادت ۴۷۰ھ۔ وفات ۵۶۱ھ۔

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۸﴾ شوال رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ ☆ جنوری ۲۰۰۲ء

(۲)

سر حلقہ سلسلہ حضرات سہروردیہ حضرت شیخ الشیوخ سیدنا شہاب الحق والدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ بن محمد الصدیق السہروردی البغدادی الشافعی۔ ولادت ۵۳۶ھ۔ وفات ۶۳۲ھ۔

(۳)

سر حلقہ سلسلہ حضرات چشت اہل بہشت حضرت سلطان البند خواجه غریب نواز، سیدنا شیخ معین الحق والمملۃ والدین حسن الحسینی السجری الاجیری الحنفی۔ ولادت ۵۳۷ھ، وفات ۶۳۳ھ۔

(۴)

سر حلقہ اہل توحید حضرت عارف کبیر شیخ اکبر سیدنا محی الحق والدین محمد بن علی ابن محمد بن عربی الطائی، الحامی الاندلسی المالکی۔ ولادت ۵۶۰ھ۔ وفات ۶۳۸ھ رضی اللہ عنہم وارضاہم کے اسماء مبارک پر تبرک اس دور کو ہم ختم کرتے ہیں۔

تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف کار دو ترجمہ

## ☆ تعارفِ فقہ و تصوف ☆

کے نام سے پہلی بار منظر عام پر

تصنیف : شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ : استاذ محقق علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (فضل اللہ علیہ)

تبصرہ : ..... مجلہ فقہ اسلامی کے آئینہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (انشاء اللہ)

ناشر : الممتاز پبلی کیشنز لاہور

امام محمد بن ابورئیس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆